

## خواتین کے تحفظ کے لئے فوجداری قانون میں کی گئی ترامیم

پاکستان کے بعض علاقوں میں کچھ فرسودہ روایات آج بھی رو بہ عمل ہیں جن کے ذریعے خواتین کا استحصال کھلم کھلا کیا جا رہا ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی عورتوں کی قرآن سے شادی اور بدل صلح میں دینے کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات نہ صرف جنسی تعصب کی واضح مثال ہیں، بلکہ ایک اسلامی معاشرے کی معاشرتی اقدار اور تعلیمات کی نفی بھی کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان نے ریاست میں خواتین کو ایک پروتار مقام دینے کے لئے بہت سے دیگر مثبت اقدامات کے علاوہ فوجداری قوانین میں ترامیم کے بل منظور کئے ہیں جن کی رو سے خواتین کو بدل صلح میں دینے اور انہیں وراثت سے محروم کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں فوجداری قانون میں کی گئی ترامیم کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

### مجموعہ تعزیرات پاکستان مجریہ 1860ء میں کی گئی ترامیم:-

اس ضمن میں مجموعہ تعزیرات پاکستان میں حسب ذیل ترامیم عمل میں کسی خاتون کو بدل صلح میں لائی گئی ہیں۔

کسی خاتون کو بدل صلح وانی یا سوارہ دینے کی سزا؛

مجموعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ 310-A کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت عورتوں کو بدل صلح، وانی یا سوارہ کے تحت نکاح میں دینے کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ دفعہ کے تحت جو کوئی بھی کسی خاتون کو اپنی کسی فوجداری یا دیوانی ذمہ داری سے عہدہ برآہ ہونے کے عوض بدل صلح، وانی یا سوارہ میں دے گا یا مجبور کرے گا

سے کرے گا وہ سات سال تک سزائے قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد کسی صورت میں تین سال سے کم نہیں ہوگی اور وہ پانچ لاکھ روپے جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

### خواتین کے خلاف جرائم (باب A-20) :-

مجموعہ تعزیرات پاکستان مجریہ 1860ء میں ایک نئے باب A-20 کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت خواتین کو وراثت سے محروم کرنے اور انکی زبردستی شادی کرنے یا قرآن سے شادی کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ ان جرائم کی تفصیلات اور ان کی سزائیں دفعات 498-A, 498-B اور 498-C کے تحت بیان کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

### خواتین کو جائیداد سے محروم رکھنے کی ممانعت (دفعہ A-498) :-

دفعہ 498 کی رو سے خواتین کو وراثتی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد میں ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کو جرم قرار دیا گیا ہے اور جو کوئی بھی کسی خاتون کو دھوکہ دہی یا فریب سے وراثت میں ملنے والے اس کے جائز حق سے محروم رکھے گا اسے دس سال تک قید کی سزا دی جائے گی جو کہ پانچ سال سے کم نہ ہوگی یا دس لاکھ روپے تک جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

### زبردستی کی شادی کی ممانعت (دفعہ B-498) :-

دفعہ B-498 کی رو سے جو کوئی بھی کسی خاتون کو زبردستی شادی کے لئے مجبور کرے گا اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ زیادہ سے زیادہ دس سال اور کم سے کم تین سال ہو سکتی ہے اور وہ پانچ ہزار روپے جرمانے کا مستوجب بھی ٹھہرایا جائے گا۔

### قرآن کے ساتھ شادی کی ممانعت (C-498):-

دفعہ C-498 کی رو سے جو کوئی بھی کسی خاتون کو زبردستی قرآن کے ساتھ شادی کے لئے مجبور کرے گا یا اس کا انتظام کرے گا یا سہولت کا رہنے گا تو اسے دس سال تک قید کی سزا دی جائے گی جسکی میعاد کسی صورت میں تین سال سے کم نہ ہوگی اور مذکورہ شخص کو پانچ ہزار روپے تک جرمانے کا مستوجب بھی ٹھہرایا جائے گا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی خاتون کی جانب سے قرآن پاک پر حلف اٹھانا کہ وہ اپنی باقی تمام زندگی غیر شادی شدہ رہے گی اور وراثتی جائیداد میں اپنا حصہ نہیں مانگے گی بھی قرآن سے شادی کے زمرے میں شمار ہوگا۔

### مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں ترامیم:-

مذکورہ ترمیمی قانون مجموعہ ضابطہ فوجداری مجریہ 1898ء میں دفعہ D-402 کا اضافہ کیا گیا ہے جس کے تحت دفعات 401، 402 یا 402 بی میں موجود احکام کے باوجود صوبائی حکومت مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 376 جو کہ زنا بالجبر سے متعلق ہے اور جسکے تحت مجرم کی سزا موت یا کم سے کم 10 سال اور زیادہ سے زیادہ 25 سال قید اور جرمانہ ہے مجرم کی سزا کو معطل کم یا اس میں تبدیلی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ضابطہ فوجداری کے جدول نمبر 2 میں بھی ترامیم عمل میں لائی گئی ہیں۔ جن کے تحت مذکورہ اضافہ شدہ دفعات میں مذکورہ تمام جرائم ناقابل ضمانت اور ناقابل راضی نامہ قرار دیا گیا ہے۔ جن میں پولیس ملزم کو بلا وارنٹ گرفتار کرنے کی مجاز نہ ہے۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غنائم سحر

ریسرچ آفیسر-III

قانون و انصاف کمیشن پاکستان

سپریم کورٹ بلڈنگ،

اسلام آباد۔